وہ لوگ سیدھے راستے پر آگئے

ایک مرتبہ کچھ ایسے لوگ کہ جن کی سوچ اولیاءِ کرام یعنی اللہ پاک کے نیک بندوں کے بارے میں اچھی نہیں تھی، دو ٹوکرے لے کر ہمارےغوثِ پاک سَیِّد عبدُالْقادِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا کہ ان دونوں مں کیا ہے؟ آپ نے اپنی کرسی سے اُتر کر ایک ٹوکرے پر اپنا مبارک ہاتھ رکھا اور فرمایا:اس مں بیمار بچہ ہے اور اپنے بیٹے سیدعبدالرزاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اسے کھولنے کے لیے فرمایا، جب وہ ٹوکراکھولا گیا تو اس مں سے بیماربچہ نکلا۔آپ نے اسے پکڑکر فرمایا:اللہ پاک کے حکم سے کھڑا ہوجا۔وہ اللہ پاک کے حکم سے اٹھ کھڑا ہوا، پھر آپ نے دوسرے ٹوکرے پر اپناہاتھ رکھ کر فرمایا:اس مں ایک ایسا بچہ ہے کہ جو بیمار نہیں ہے،آپ نے فرمایا کہ اِس ٹوکرے کو بھی کھولو۔نہ ٹوکرا جیسےہی کھولا گیا تو فوراً اُس مں سےایک بچہ نکلا اور بھاگنے لگا، آپ نے اس کو پکڑ لیا اور فرمایا: بیٹھ جاؤ، تو وہ بیٹھ گیا۔یہ دیکھ کراُن لوگوں نے اپنے بُرے خیالات سےتوبہ کرلی۔ (قلائد الجواہر،ص 30ملخصا)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک لوگوں کی بڑی شان ہے، اللہ پاک نے انہیں ایسی طاقت دی ہے کہ باہر سے دیکھ لیتے ہیں کہ ٹوکری کے اندر کیا چیز ہے؟ اور جب چاہتے ہیں بیمار کو صحیح کر دیتے ہیں۔نیز یہ بھی پتا چلا کہ وہ شخص بہت بُرا ہے جو اللہ پاک کے ولیوں کے بارے میں بُرے خیالات رکھے۔